قرآن کا سبق - 17a: یہود و نصاریٰ بحث کریں آپس میں (البقرۃ:113)

اس سبق کے اختتام پر آپ جان لیں گے کہ:

- یہود و نصاریٰ آپس میں ایک دوسرے پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ان کے پاس حق کی کوئی بنیاد اور دلیل نہیں ہے۔
- کتاب ہونے کے باوجود وہ لوگ ایک دوسرے پر الزام لگاتے تھے۔
- قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

تلاوت و تشریح:

وَقَالَتِ	الْيَهُوْدُ	لَيْسَتِ	النَّصٰرٰى	عَلٰى شَيْءٍ ۖ	وَّقَالَتِ
اور کہا	یہودیوں نے:	نہیں ہیں	عیسائی	کسی چیز پر،	1 اور کہا

النَّصٰرٰى	لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ	عَلٰى شَيْءٍ ۙ	وَّهُمْ يَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ ؕ	كَذٰلِكَ
عیسائیوں نے:	نہیں ہیں یہودی	کسی چیز پر،	2 حالانکہ وہ سب پڑھتے ہیں	کتاب،	اسی طرح

قَالَ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ	فَاللّٰهُ يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
کہا	ان لوگوں نے جو	علم نہیں رکھتے	مثل ان کے قول کے،	سو اللہ فیصلہ کرے گا	ان کے درمیان

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا	كَانُوْا	فِيْهِ	يَخْتَلِفُوْنَ 113
3 قیامت کے دن	جس میں	وہ تھے	اس میں	اختلاف کرتے۔

گزشتہ آیات میں ہم نے پڑھا کہ یہود و نصاریٰ یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ صرف وہی جنت میں داخل ہوں گے۔ اب وہ ایک دوسرے پر حق اور سچائی کی کوئی دلیل نہ ہونے کا الزام لگا رہے ہیں۔ ان کے آپس میں ایک دوسرے کو الزام دینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام کے خلاف ان کا موقف سچائی اور ایمانداری پر مبنی نہیں ہے۔ آیئے، دیکھتے ہیں کہ کس طرح انہوں نے سچائی اور حق کو توڑ مروڑ کر اس کا انکار کر دیا:

1. یہود کے پاس موجود کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا ذکر تھا پھر بھی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔
2. نصاریٰ نے یہ غلط عقیدہ بنالیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

- تورات اور انجیل دونوں ہی ایک دوسرے کی تائید و تصدیق کرتی ہیں؛ لیکن ہدایت کی پیروی کرنے کے بجائے وہ ایک دوسرے پر الزام لگانے اور ایک دوسرے کی غلطیاں تلاش کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

3. وہ دوسروں کے بارے میں فیصلے کرنے میں اتنے مشغول تھے کہ وہ یہ بات بھی بھول گئے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔

- عرب کے مشرکین (جن کے پاس ابھی تک اللہ کی کوئی کتاب نہیں تھی) دیکھ رہے تھے کہ یہود و نصاریٰ نے خود اپنے دین میں بگاڑ پیدا کر لیا ہے۔ وہ ان کی بدعملیاں بھی دیکھتے تھے، چنانچہ ان عربوں نے یہود و نصاریٰ کو بے بنیاد قرار دیا، یعنی ان کے پاس بھی کوئی سچا علم نہیں ہے۔

تصور واحساس: تصور کیجیے کہ امتحان کے ہال میں کوئی طالب علم پورا وقت صرف یہی دیکھنے میں گزار دے کہ کون جوابات لکھ رہا ہے اور کون نہیں لکھ رہا ہے اور خود کچھ نہ کرے تو کیا وہ کامیاب ہو گا؟ محسوس کیجیے کہ اس کا کتنا نقصان ہو گا؟

غور و فکر:

- دوسرے لوگوں کی غلطیاں تلاش کرنے کے بجائے ہمیں خود اپنے اعمال کی فکر کرنا چاہیے۔

دعا: اے اللہ! اس امت کو تیری کتاب سے جوڑنے میں ہماری مدد فرما، خود کو بہتر سے بہتر بنانے میں اور تیری ہدایت پر عمل کرنے میں ہماری مدد فرما۔

احتساب: آیئے ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہم کتنا وقت منفی چیزوں کو پڑھنے، سننے اور دیکھنے میں خرچ کرتے ہیں، خاص طور پر سوشل میڈیا پر۔

پلان: ان شاء اللہ! میں خود کو بہتر سے بہتر بنانے پر توجہ دوں گا۔ اگر کبھی مجھے کسی میں کوئی غلطی یا خامی نظر آئے تو میں نرمی کے ساتھ اسے بتاؤں گا اور کبھی بھی فخر یا تکبر نہیں کروں گا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ اس لیے کہ قیامت کے دن اللہ فیصلہ فرمائے گا کہ کون صحیح تھا۔

اسماء وافعال: اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

اسماء

واحد	جمع	معانی
شَيْء	أَشْيَاء	چیز
كِتَاب	كُتُب	کتاب
قَوْل	أَقْوَال	قول، بات

افعال: ہر فعل کے تحت دیے گئے تین افعال اور تین اسماء کی TPI کے ساتھ مشق کیجیے

کوڈ	مادہ	فعل ماضِ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام	معانی
س	ع ل م	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ	عَالِم	مَعْلُوْم	عِلْم	جاننا
ذ	ح ك م	حَكَمَ	يَحْكُمُ	اُحْكُمْ	حَاكِم	مَحْكُوْم	حُكْم	فیصلہ کرنا
قا	ق و ل	قَالَ	يَقُوْلُ	قُلْ	قَائِل	مَقُوْل	قَوْل	کہنا
دع	ت ل و	تَلَا	يَتْلُو	اُتْلُ	تَالٍ	مَتْلُوّ	تِلَاوَة	تلاوت کرنا
إخـ+	خ ل ف	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اِخْتَلِفْ	مُخْتَلِف	مُخْتَلَف	اِخْتِلَاف	اختلاف کرنا

مشقی سوالات

1. یہود و نصاریٰ آپس میں ایک دوسرے پر کیا الزام لگایا کرتے تھے؟
2. ایک دوسرے پر الزام لگانے کے بجائے انہیں کیا کرنا چاہیے تھا؟
3. ان کے اس اختلاف کو حل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

ہوم پروجیکٹ: اپنے گھر کے تمام افراد کے ساتھ یہ بات شیئر کیجیے کہ:

”اپنی بڑائی جتانے یا کسی کو نیچا دکھانے کی غرض سے دوسروں میں غلطیاں اور کوتاہیاں تلاش کرنا غلط کام ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو بہتر بنانے اور خود اپنی غلطیاں اور کوتاہیاں دور کرنے پر زیادہ سے زیادہ توجہ دینا چاہیے۔ اسی طرح دوسروں کو بھی اللہ کی خاطر محبت سے بتانا چاہیے کہ وہ اپنی غلطیاں اور کوتاہیاں دور کریں۔“